اسرائیلی سیکورٹی ایجنسی رپورٹ ۲۰۰۶ء

تحریر:انسٹی ٹیوٹ فار کاؤنٹر ٹیررزم*
ترجمہ: سید محمد علی بن عزیز

جودیہ اور سماریہ

اسرائیلی سیکورٹی ایجنسی کی ۲۰۰۶ء کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جودیہ اور سماریہ میں موجود دہشت گرد تنظیمیں اپنی طاقت میں اضافہ کرنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اسرائیلی اہداف کو نشانہ بنانے کی بھرپور کوششیں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غزہ کی پٹی نے دہشت گردی پھیلانے کے مرکز کی حیثیت برقرار رکھی ہوئی ہے۔ ۲۰۰۶ء کے وسط تک جودیہ اور سماریہ میں حزب اللہ کی نگرانی میں ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیوں میں ڈیڑھ سو فیصد اضافہ ہوا اور غزہ میں ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیوں میں بھی اس تنظیم کی موجودگی محسوس کی گئی۔ غزہ سے کیے جانے والے اکثر حملوں میں دُور مار ہتھیار استعمال کیے جا رہے ہیں۔ حزب اللہ اسرائیل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تنظیمی کارندوں کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ عام ذرائع کو بھی بروئے کار لا رہی ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے ذرائع مثلاً جرائم پیشہ افراد، سیّاح حتیٰ کہ یہودی اور اسرائیلی بھی استعمال کیے جا رہے ہیں۔

۲۰۰۶ء کے دوران قریباً پانچ ہزار دہشت گردوں کو جودیہ اور سماریہ میں گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شدگان میں سے ۲۷۹ افراد خودکش حملے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ یہ تعداد ۲۰۰۵ء میں گرفتار کیے گئے ۱۵۴ افراد کے مقابلے میں ۸۰ فی صد زیادہ ہے۔ خودکش حملہ آوروں کی تعداد میں یہ قابل ذکر اضافہ

---

* یہ رپورٹ The Institute for Counter Terrorism کی طرف سے *Judea and Samaria,* The Israel Security Agency's 2006 Report کے عنوان سے شائع ہوئی۔

دہشت گرد حملوں کے لیے خود کو پیش کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم دہشت گردوں کی طرف سے اسرائیلی اہداف پر خودکش حملوں میں اضافے کی کوششوں کے باوجود گزشتہ سال ہونے والے حملوں کے مقابلے میں اس برس ہونے والے خودکش حملوں کی تعداد کم رہی۔

باڑ دار علاقہ

باڑ دار علاقہ دہشت گرد تنظیموں کے لیے اسرائیل میں خودکش حملے کرنا دشوار بنا دیتا ہے۔ چنانچہ یہ تنظیمیں اُن مقامات سے حملہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں جہاں ابھی تک رکاوٹیں نہیں لگائی گئی ہیں۔ جودیہ، بالخصوص بیت المقدس کا علاقہ دہشت گرد حملہ آوروں کو اسرائیل میں داخلے کے لیے راستہ فراہم کرتا ہے۔

باڑ دار علاقے میں جانے کے لیے غیر قانونی طور پر کام کرنے والے مزدور بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں جو اسرائیل میں داخل ہونے کے چور راستے تلاش کرنے کے ماہر ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تنظیمیں ایسے سمگلروں اور مزدوروں کے ٹھیکے داروں سے بھی واقف ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف دولت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ان مزدوروں کا اسرائیل کے اندرونی علاقوں سے واقف ہونا دہشت گردوں کو حملوں کے لیے مناسب ترین مقامات کی نشان دہی کرنے کے قابل بناتا ہے۔

گزشتہ برس کو اس حوالے سے ایک نمایاں حیثیت یوں بھی حاصل ہے کہ اس میں جودیہ اور سماریہ میں دہشت گردی کے مراکز کے قیام، ان کی نقل وحرکت، ان کو ملنے والی راہنمائی اور ان کی کارروائیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ بالخصوص سماریہ میں غزہ کے علاقے کی وجہ سے یہ اضافہ نمایاں ہے جہاں حماس کا اثر زیادہ ہے۔ غزہ کے علاقے میں موجود ہدایات دینے والے مراکز نے ان کو مزید ایسے مراکز قائم کر کے دیے جہاں اسلحہ سازی حتیٰ کہ بھاری اسلحے کی تیاری کی استعداد میں اضافے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے دہشت گردوں کی ضروری تربیت کی اور ان کی مالی معاونت بھی کرتے رہے۔

جودیہ اور سمارہ میں ہونے والی دہشت گردی میں حزب اللہ کی راہنمائی

۲۰۰۶ء کے وسط تک حزب اللہ کی زیرنگرانی ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیوں میں ۱۵فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دوسری لبنان جنگ کے آغاز تک حزب اللہ کی زیرنگرانی دہشت گردی کے ۸۰ مراکز جودیہ اور سماریہ میں چل رہے تھے جن میں سے اکثر تنظیم یا اسلامی جہاد کے مراکز تھے۔

۲۰۰۶ء کے موسم گرما میں حزب اللہ نے دہشت گردی کے اڈوں کی سرپرستی کرنے کی کوششیں شروع کردیں تا کہ اسرائیل کے لیے ایک اور محاذ کھولا جاسکے۔ چونکہ دوسری لبنان جنگ ختم ہوچکی تھی، چنانچہ حزب اللہ نے اپنی تمام عملی کوششوں کا رُخ فلسطینی علاقے میں موجود دہشت گردی کے اڈوں کو مزید فعال بنانے کی طرف کرلیا اور یوں دوسری لبنان جنگ کے بعد اپنی کارروائیوں کا انداز تبدیل کرلیا۔

غزہ کی پٹی میں حزب اللہ کی کارروائیاں

رفح کی سرحد کو آزاد نقل وحمل کے لیے کھولے جانے کے تناظر میں غزہ کے علاقے میں حماس کی کارروائیوں میں اضافہ ہوا ہے اور فی الوقت وہاں دہشت گردی کے ۳۰ اڈے حزب اللہ کی زیرنگرانی چل رہے ہیں۔ حزب اللہ کے تعاون سے ان اڈوں کی دہشت گردی کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے اور انہیں دھماکہ خیزی کے ماہرین مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی لبنان، شام اور دیگر ممالک کی تنظیموں کے سربراہان سے ملاقاتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس سے انہیں اپنے پاس بھاری ہتھیار رکھنے، اپنے مقاصد کے لیے بھاری رقوم کے حصول اور ہتھیاروں کی فراہمی کے حوالے سے ضروری معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔

حماس کی جدوجہد

۷مئی ۲۰۰۶ء کو حماس کے وزیر داخلہ سید صائم نے غزہ کی پٹی میں تنظیم کی عسکری قوت کے قیام کا اعلان کیا۔ اس کے قیام سے حماس اور حماس کی حکومت کے مفادات کا فلسطین اور دیگر علاقوں میں تحفظ کرنے کے لیے ایک فعال، تربیت یافتہ اور مسلح فوج میسر آ گئی ہے۔

گزشتہ چند ماہ میں حماس اور الفتح کے درمیان طاقت حاصل کرنے کی کوششوں کے نتیجے کے طور پر حماس کو جودیہ اور سمارہ میں موجود تنظیم کے اعلیٰ منصبی اراکین کی طرف سے ان علاقوں میں بھی اس عسکری فوج کے قیام کی تجاویز ملنے لگیں۔ درحقیقت اکتوبر ۲۰۰۶ء تک جودیہ اور سماریہ میں تشویش ناک حد تک کارکنوں کی بھرتی، ہتھیاروں کا حصول اور تربیت اور ترسیل کی تیاریاں بھی اس علاقے میں عسکری قوت کے قیام کے امکان کا ثبوت ہیں۔

اسلامی جہاد

۲۰۰۶ء میں اسلامی جہاد کی خودکش حملوں کی صلاحیت میں کمی آئی اور وہ فقط دو کامیاب خودکش حملے کر سکی جبکہ ۲۰۰۵ء میں اس نے پانچ کامیاب خودکش حملے کیے تھے۔

جودیہ اور سماریہ میں اسلامی جہاد کے ایک ہزار سے زائد عسکریت پسند گرفتار ہوئے جن میں ۹۰ خودکش حملے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں تنظیم کے متعدد مشہور راہنما جودیہ اور سماریہ میں تنظیم کے ڈھانچے کو تباہ کرنے کی کوششوں کے نتیجے میں مارے گئے۔ اسرائیل کے دفاعی دھڑوں کی اس کوشش کے باوجود علاقے میں موجود اسلامی جہاد کے مراکز نے نقصان کی تیزی سے تلافی کی صلاحیت کا اظہار کیا اور وہ علاقے میں بالخصوص شمالی سماریہ میں اب بھی خطرے کی علامت کے طور پر موجود ہیں۔

غزہ کی پٹی

۲۰۰۶ء میں غزہ کی پٹی نے دہشت گردی پھیلانے کے بنیادی مرکز کا کردار برقرار رکھا۔ اس سال ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیوں میں سے ۵۳ فیصد حملے غزہ کے عسکریت پسندوں نے کیے جنہیں نہ صرف اسرائیل کے خلاف دہشت گردی کے حملے کرنے میں بلکہ لوگوں کی اس سلسلے میں راہنمائی کرنے کے لیے بھی مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی تناظر میں دہشت گرد تنظیمیں ہتھیاروں کو جدید بنانے کے لیے غیر قانونی درآمد، ازخود ہتھیار تیار اور استعمال کرنے میں مستقلاً سرگرم عمل ہیں۔ یہ

تنظیمیں عسکری سوچ کو فروغ دینے اور عسکریت پسندوں کو تربیت دینے میں بھی مصروف عمل ہیں۔

غزہ کے علاقے سے ۲۰۰۶ء میں دہشت گردی کے کئی سفاک حملے کیے گئے، اس لیے کہ دہشت گرد تنظیمیں اسرائیلی علاقے میں اور غزہ کی سرحد کے قریب بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے حملے کرنے اور لوگوں کو یرغمال بنانے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ حماس کے دوبارہ عسکری اقدامات کرنے کے فیصلے کے بعد اس معاملے میں خصوصاً تیزی آئی ہے۔ غزہ کے علاقے سے کیے جانے والے اکثر حملوں میں بھاری ہتھیاروں کا استعمال ہوتا ہے۔ گزشتہ برس میں اسرائیل کے خلاف راکٹوں سے کیے جانے والے حملوں میں کئی سوگنا اضافہ ہوا ہے۔

تنظیم میں وسیع پیمانے پر بہتری لانے، ان کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو جانے اور ہتھیاروں میں جدت لانے کے باعث غزہ کے علاقے سے ہونے والے حملوں کی تباہی پھیلانے کی صلاحیت دُور مار راکٹوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مارچ ۲۰۰۷ء میں اس طرح کا پہلا راکٹ اسقلان پر داغا گیا جس کے بعد راکٹوں سے کئی حملے کیے گئے۔

''فلیڈلفی گزرگاہ'' (غزہ کی پٹی اور مصر کے درمیان سرحد) کا دہشت گردی کے لیے استعمال

ستمبر ۲۰۰۵ء میں اسرائیلی فوج کے فلیڈلفی گزرگاہ سے انخلاء کے بعد یہ گزرگاہ ہتھیاروں اور ان کے استعمال میں معاون ثابت ہونے والے آلات کی جلد اور بحفاظت ترسیل کا راستہ بن گئی۔ دہشت گرد تنظیمیں اس راستے کو تین مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ ان میں غزہ کے علاقے میں عسکری صلاحیت میں اضافہ کرنا، علاقے میں ہتھیار اور دھماکہ خیز مواد اور اس کے استعمال کے ماہرین کی ''ہیٹ روٹ'' (غزہ کی پٹی، مصر کے صحرائے سینا اور اسرائیل کو ملانے والا علاقہ) کے ذریعے سمگلنگ اور دہشت گرد تنظیموں کو رقوم اور معلومات کی فراہمی شامل ہیں۔

حماس کا طاقت حاصل کرنا اور فلسطینی اتھارٹی میں طوائف الملوکی کی کیفیت

جنوری ۲۰۰۶ء میں حماس کے طاقت حاصل کر لینے سے غزہ کے علاقے میں فلسطینی طرزِ عمل

میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ ابو ماذان کے فلسطینی اتھارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے حکومت کرنے کے ساتھ ساتھ حماس اب فلسطینی کابینہ اور حکومت کا قیام بھی چاہتی ہے۔ حماس اور الفتح کے درمیان علاقے اور سکیورٹی فورسز کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے ہونے والی کشمکش اور کسی مرکزی کمان کی عدم موجودگی کی وجہ سے علاقے میں طوائف الملوکی اور حماس اور الفتح کے کارکنوں کے درمیان مخاصمت کی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ مزید برآں، غزہ کے علاقے میں مالی تنگی نے بھی فلسطینی اتھارٹی میں طوائف الملوکی پیدا کر دی ہے۔

حماس-ایران تعلقات

حماس کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سے حماس اور ایران کے مابین تعلقات میں بہتری آ رہی ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کی سیاسی بساط میں آنے والی تبدیلیوں نے ایران کو فلسطینی علاقے میں اپنا سیاسی اور عملی اثر بڑھانے کا موقع فراہم کیا ہے۔ انتخابات میں حماس کی کامیابی اور مغربی ممالک کی طرف سے حماس حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیوں کے نفاذ کے بعد ایران حماس حکومت کا بنیادی معاون بن گیا ہے۔ تہران کا دورہ کرنے والے فلسطین کے حکومتی ارکان کو بھاری رقوم مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ اراکین رفح کی سرحد سے غزہ کے علاقے میں نوٹوں سے بھرے ہوئے سوٹ کیس لے کر آتے ہیں۔

دوسری لبنان جنگ کی وجہ سے حماس گزشتہ چند ماہ سے حزب اللہ جیسی حکمت عملی اپنا کر اپنی کارروائیوں میں اضافہ کرنے کی کوششیں کر رہی ہے۔ یہ پیش رفت حماس کے شام اور ایران میں موجود اراکین کی مدد سے کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عسکریت پسند غزہ میں بڑی تعداد میں جدید ہتھیار بالخصوص ٹینکوں کے خلاف استعمال کیے جانے والے ہتھیاروں کی غیر قانونی درآمد میں مصروف ہیں تا کہ حملے اور دفاع دونوں کی صلاحیتوں میں پوشیدہ طور پر اضافہ کیا جا سکے۔

۲۰۰۶ء کے عمومی رجحانات: وہ رقم جو دہشت گردی کو مہمیز کرتی ہے۔

دہشت گرد تنظیموں کو ملنے والی بھاری رقومات نے ۲۰۰۶ء میں دہشت گردی کو بڑھانے میں

مسلسل کردار ادا کیا ہے۔ ان تنظیموں نے جودیہ، سماریہ اور غزہ کی پٹی میں موجود اپنے مراکز میں بیرونی مالی امداد کی سمگلنگ کے مختلف ذرائع تلاش کرنا جاری رکھا۔ رقم کی سمگلنگ میں ملوث کئی عسکریت پسندوں کو گرفتار کیا گیا، ان کے پاس موجود رقم کو ضبط کیا گیا اور وہ ادارے اور تنظیمیں جو ان کی معاون ثابت ہوئیں، ان کو دہشت گردی کی مالی اعانت کے خلاف کیے جانے والے اقدامات کے تحت بند کر دیا گیا۔

دہشت گرد تنظیموں کی جانب سے (اسرائیلیوں کو) یرغمال بنانے کی کارروائیوں میں اضافہ

۲۰۰۶ء میں دہشت گرد تنظیموں کی طرف سے یرغمال بنانے کے لیے حملوں کے امکانات کے حوالے سے خبروں میں اضافہ ہوا۔ اس سال یہ تنظیمیں اس قسم کے کئی حملے کرنے میں کامیاب بھی رہیں۔ اس نوع کے حملوں میں ایک سپاہی ''گلیڈ شلیت'' کا اغوا اور ایک طالب علم ''ایلیا ہوعشری'' کا اغوا اور قتل شامل ہیں۔ یہ دونوں واقعات جون ۲۰۰۶ء میں ہوئے۔

عالمی جہاد

۲۰۰۶ء میں جودیہ، سماریہ اور بالخصوص غزہ میں موجود عسکریت پسندوں پر عالمی جہاد کے نظریات کے بارے میں چیخ وپکار کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ صحرائے سینا کے علاقے میں عالمی جہاد کے حامیوں کی موجودگی اس نظریے کو یوں بھی فروغ پانے کا موقع دیتی ہے کہ اس علاقے میں جانا ہر ایک کے لیے ممکن ہے۔ اس نظریے کے جودیہ اور سماریہ میں بھی مقبول ہونے کے شواہد ملتے ہیں۔

غزہ کے علاقے میں اس نظریے کا پھیلاؤ انٹرنیٹ کے ذریعے بھی کیا جا رہا ہے۔ عسکریت پسندوں کے لیے مہلک ہتھیار تیار کرنے، دھماکہ خیز مواد کی تنصیب اور پیچیدہ حملے کرنے کے حوالے سے راہنمائی کے لیے ویب سائٹس موجود ہیں۔

اسرائیلی عربوں کی دہشت گردی میں شمولیت

۲۰۰۶ء میں بھی اسرائیلی عربوں کی دہشت گردی میں شمولیت برقرار رہی۔ دہشت گردی کے

''ایکس'' مراکز میں چوبیس اسرائیلی عربوں کی شمولیت کی نشان دہی ۲۰۰۶ء میں کی گئی جبکہ ۲۰۰۵ء میں ۷امراکز میں ۲۲ اسرائیلی عربوں کی شمولیت علم میں آئی تھی۔ ان عربوں کو دہشت گرد تنظیموں میں شامل کرنے سے پہلے عام طور پر ان کے عسکریت پسندوں سے رابطے، تجارتی مراسم یا گھریلو تعلقات کو کام میں لایا جاتا ہے۔ دہشت گرد تنظیموں کی اکثر بھرتیاں جودیہ اور بالخصوص سماریہ میں کی گئیں جہاں سے اسرائیل پر حملہ کرنا رکاوٹوں اور ناکہ بندیوں کی وجہ سے قریباً ناممکن ہے۔ اسرائیلی عربوں کو حملے کرنے کے علاوہ اعلیٰ معیار کا اسلحہ جودیہ اور سماریہ میں سمگل کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نجیف کے علاقے میں بھی اسرائیلی عربوں کی اسلحہ کی تجارت میں شمولیت کے واضح شواہد ملے ہیں جہاں وہ دہشت گرد تنظیموں کی غزہ کی پٹی سے ''ہیت کے راستے'' سے سمگلنگ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حزب اللہ کی راہنمائی میں چلنے والے مراکز کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

دہشت گردی میں ملوث پائے جانے والے چالیس فیصد اسرائیلی عرب ایسے فلسطینی تھے جن کی کسی اسرائیلی عرب سے شادی ہوئی تھی اور اس طرح وہ اسرائیل میں رہنے کا اجازت نامہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ۲۰۰۶ء میں ایسے دس اسرائیلی عربوں کو گرفتار کیا گیا جنہوں نے دہشت گردی میں ملوث ہونے کا اقرار بھی کیا تھا۔ یہ لوگ دھماکہ خیز مواد اور اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث پائے گئے تھے۔

حزب اللہ کی اسرائیل میں جاسوسی اور دفاعی معلومات حاصل کرنے کی کوششیں

حزب اللہ کافی عرصے سے بالخصوص گزشتہ دو برسوں سے اسرائیل کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہے۔ حزب اللہ اپنے کارکنان کے علاوہ عام ذرائع بشمول اسرائیلی میڈیا بھی استعمال کر رہی ہے۔ دوسری لبنان جنگ میں حزب اللہ نے کتوشا راکٹوں کی تنصیب اور کارکردگی کے حوالے سے، اسرائیلی دفاعی فوج کے لبنان میں معمولات اور ان کی جنگ جاری رکھنے کی نیت کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔

حزب اللہ ایسے کارکنان کو شامل کرنا چاہتی ہے جو فوجی اور عوامی معلومات تک رسائی حاصل کر

سکیں، وہ اس حوالے سے ذاتی مقاصد رکھتے ہوں یا ان کی کوئی ایسی کمزوری ہو جس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور ملک سے باہر ان سے ملنا ممکن ہو۔ ایسے لوگوں میں مجرم، منشیات فروش، فوج یا پولیس کے سابقہ یا حالیہ ملازمین، صحافی اور تاجر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حزب اللہ اسرائیلی عربوں کو اور ایسے غیر ملکی افراد کو بھرتی کرنا چاہتی ہے جو اپنے پاسپورٹ پر اسرائیل جا کر کارآمد معلومات مہیا کر سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حزب اللہ یہودیوں کو بھرتی کرنے کی خواہش مند رہتی ہے۔

حزب اللہ ان معلومات کو راکٹ حملوں کے لیے اہداف کے تعین کے لیے استعمال کرتی ہے۔ یہ امکان موجود ہے کہ حزب اللہ کو اسرائیل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ایران کی سرپرستی حاصل ہو اور وہ اس میں سے مفید معلومات ایران بھی پہنچاتی ہو۔

☆☆☆